یہ باتیں اُس وقت کی ہیں کہ بدخشان کے تاجک قبیلے کے لوگ میرے والد
قاضی یار بیگ کے پاس سمرقند چلے آئے اور اُن سے یہ خواہش ظاہر کی
کہ وہ بدخشان کا میر (والی) بن جائے۔ میرے والد نے اُن کی یہ
درخواست قبول کی اور اس طرح ۱۵۶۱ھ کو قاضی یار بیگ بدخشان
کے تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوا۔

چند ہی سال گذرے تھے کہ بدخشان کے لوگ میرے والد کے مخالف ہو گئے
اور میرے سُسر کو بدخشان کے والی کے طور پر منتخب کیا۔ میرے والد بدخشان
کے لوگوں سے ناراض ہو کر چترال کے راستے ہندوستان میں اورنگزیب کے
دربار میں جانے کا فیصلہ کیا۔ اُس وقت میں اپنے بیٹے اور بیوی سمیت چند
خیر خواہوں کے ہمراہ ریئسہ حکومت میں آ گیا۔ اُس وقت چترال میں شاہ ناصر کی
حکومت تھی۔ اُس نے ہمارا خیر مقدم کیا اور بڑی خاطر مدارت کی۔ اُس کی اس
مہمان نوازی کی بنا پر میرے والد نے ہمیں چترال میں اُس کے پاس چھوڑ دیا اور
خود ہندوستان چلا گیا۔ میں چترال میں اپنی اقامت کے دوران میں، گھر کے دوسرے
لوگوں کے ہمراہ تمام میں تھا اور بدخشان کی حالت سے اپنے والد کو آگاہ
کرتا تھا۔ قصہ مختصر کہ کچھ مدت کے بعد بدخشان کے لوگ میرے سُسر یعنی
شاہ عباد کی حکومت سے تنگ آ گئے۔ اور سابقہ والیٔ بدخشان قاضی یاری بیگ
کو یاد کرنے لگے۔ ایک وفد با اثر لوگوں پر مشتمل بدخشان سے چترال کے راستے
ہندوستان گیا۔ اور میرے والد میرے والد سے یہ مطالبہ کیا کہ دوبارہ بدخشان کی
حکومت سنبھالنے پر راضی ہو جائے۔ تو میرے والد ایک وفد کے ہمراہ چترال سے ہوتے
ہوئے بدخشان گئے۔ بدخشان روانگی کے وقت اُس نے مجھے تاکید کی کہ میں چترال
میں رہوں۔ ریئس شاہ ناصر نے میرے لئے توپ خانہ [redacted] ضیاء بیگ کے
نزدیک زمینات دینے کی درخواست کی۔ ریئس شاہ ناصر نے میرے والد کی ہدایت
کی رُو سے موضع چوکتینج میں چشمہ سمیت زمین مہربانی کی اور یارخون میں بھی زمینات
عطا کیں۔ یہ زمینات ضیاء بیگ کے توپ خانے کے نزدیک واقع ہیں۔
فی الوقت میرے والد بدخشان کے تخت پر متمکن ہیں اور میں ریئسہ سلطنت میں بہت
ہی خوش و خرم ہوں۔ ہم دس بھائی ہیں اور ہمارا شجرۂ نسب ورق ہذا کی پشت پر